مفتی فیض الرحمٰن عثمانی
مدرس جامعہ اصحاب صفہ راولپنڈی

ڈاکٹر صاحبؒ کے انداز تفسیر کی ایک جھلک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی نسبی شرافت کا حامل، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد رشید دار العلوم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا شیخ الحدیث والتفسیر، ہزاروں علماء کا استاذ، مجاہدین کا رہبر ورہنما، میدان جہاد کا غازی وشہسوار، امارت اسلامیہ افغانستان کا سرپرست اور معاون ومددگار، سرتاپا مجسمہ مروت، طالبان علوم نبوت کا محبوب ومحترم، حق پرست وحق گو، اسلامی علوم وفنون کا ماہر عبقری شخصیت، عوام وخواص کے لئے فصیح وبلیغ واعظ، اہل اللہ اور اولیاء اللہ کا سرتاج، عالم باعمل، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی، قال اللہ وقال الرسولؐ کا صدا بلند کرنے والا، مسند درس کا رونق، مدینہ منورہ کے پرنور فضاؤں میں قرآن وحدیث کے تعلیم وتعلم کی سعادت پانے والا، سیدی واستاذی، سماحۃ الشیخ حضرۃ العلامۃ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی (رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ) اس عالم فنا سے عالم جاوداں کی طرف انتقال فرماگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

یہ محرم ۱۴۳۷ھ بمطابق تین اکتوبر 2015ء جمعہ کے مبارک دن میں سعادت وانوار سے بھرپور وقت میں یہ سعید شخصیت مقام سعادت پر فائز ہوگئے۔

حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے زندگی کے مختلف گوشوں پر اہل قلم حضرات کی طرف سے مختلف انداز میں تحریرات اور مضامین شائع ہوتے رہیں گے لیکن زیرنظر تحریر میں راقم الحروف حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے دورہ تفسیر کے اہم مضامین وفوائد اور انداز تفسیر کی ایک جھلک پیش کرنے جسارت کررہا ہے کیونکہ بندہ کو الحمد للہ حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ سے تین مرتبہ دورہ تفسیر کرنے کی توفیق ملی ہے اور ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ افادات قلمبند کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے جن میں سے اصول تفسیر حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے تقریظ کے ساتھ ''مقدمہ تفسیر'' کے نام سے شائع ہوکر منظر عام پر لایا گیا ہے اور بقیہ تفسیر بھی بہت جلد شائع کرنے کا ارادہ ہے (ان شاء اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ آسانی کا معاملہ فرمائے۔ سطور ذیل میں حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے درسی خصوصیات، فوائد ومضامین اور انداز تفسیر کی ایک جھلک انہی افادات سے انتخاب ہے۔

وقت کی پابندی

پورے دورہ تفسیر میں حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ نے کبھی ناغہ نہیں فرمایا الا یہ کہ افغانستان پر جس سال حملے ہو رہے تھے تو امریکہ اور اس کے حواریین کے خلاف احتجاجی ریلیوں کے لئے درس کے بعد چھٹی دیا کرتے تھے اس کے علاوہ روزانہ ٹھیک وقت پر حاضر ہونا حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کی زندہ کرامت تھی کیونکہ جب آپؒ نے جامعہ امداد العلوم پشاور میں جس سال دورہ تفسیر پڑھایا اس سال استاذ محترم شیخ التفسیر والحدیث سماحۃ الامام حضرت مولانا محمد حسن جان شہید رحمہ اللہ اصول تفسیر کا درس شروع میں ایک گھنٹہ دیا کرتے تھے اور آپؒ کے بعد بالکل مقررہ وقت پر حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ تشریف لا کر مسند درس پر رونق افروز ہو جاتے۔ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں بھی وقت کی پابندی کی یہی صورتحال جاری تھی مثلاً اگر سبق شروع کرنے کا وقت آٹھ بجے ہوتا تو ٹھیک آٹھ بجنے پر حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کی شیرین آواز کانوں میں پڑ جاتی اور ہم اپنی لڑکپن اور جوانی کے باوجود بعض اوقات تاخیر سے آتے لیکن آفرین ہو اس مرد درویش پر! جو اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے بالکل مقررہ وقت پر تشریف لے آتے۔

منفرد انداز تدریس

حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ نے جن اساتذہ کرام سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی تھی آپؒ کے درس میں ان سب کی جھلک نظر آتی تھی حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں ’’میں نے پہلے حضرت مولانا شیخ غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن سیکھا آپؒ کے درس میں توحید پر زور دیا جاتا تھا کیونکہ پنجاب میں شرک وبدعات کا غلبہ تھا تو شیخ القرآنؒ اس کا رد کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے پھر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے دورہ تفسیر کیا جس میں جہاد کے موضوع کا غلبہ ہوتا تھا حضرت لاہوریؒ لکھائی بھی سرخ روشنائی سے کیا کرتے تھے کیونکہ یہ شہید کے خون کے مشابہ ہے اور فرماتے تھے کہ جس کو سائیکل چلانی نہ آتی ہو وہ میرے درس میں نہ بیٹھے کیونکہ یہ جہاد میں کام آتی ہے اگر آج حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ زندہ ہوتے تو وہ فرماتے کہ جس کو ٹینک چلانا نہ آتا ہو وہ میرے درس میں نہ بیٹھے بلکہ اس طالبعلم کو داخلہ دونگا جس کو ٹینک چلانا آتا ہو پھر حضرت مولانا عبد اللہ درخواستیؒ سے دورہ تفسیر پڑھا آپؒ چونکہ شیخ الحدیث تھے تو آپؒ کے درس میں استنباط کے موضوع کا غلبہ زیادہ ہوتا تھا جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا طریقہ ہے‘‘

اب مذکورہ بالا اساتذہ اجلاء کے دروس کی وہ تمام صفات حضرت شیخ التفسیر سید شیر علی شاہ رحمہ اللہ کے درس میں پائی جاتی تھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور معرفت کا ذکر تو اس انداز میں فرماتے کہ اس پر آیات قرآنیہ اور احادیث کثیرہ کے علاوہ عبد الرحمٰن باباؒ اور حافظ الپوریؒ تک کے اشعار سے استدلال کرتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا

عبدالحق رحمہ اللہ کی صحبت کی برکت سے بدعات کی تردید بھی انتہائی پرحکمت اور مدلل انداز سے کیا کرتے تھے۔

جہاد تو حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کا گویا موضوع ہی تھا آپؒ بذات خود ایک عظیم مجاہد بلکہ اس زمانہ کے امام المجاہدین تھے جب جہاد کا ذکر فرماتے تو خود بھی جھومتے اور مجمع کو بھی جہاد کے تراوٹ اور حلاوت محسوس کروا کر جھومنے پر مجبور کرتے کسی لالچ یا لوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر علانیہ طور پر جہاد کے موضوع پر سیر حاصل بحث فرماتے۔ سبحان اللہ اور اس کے ساتھ ہی جن آیات سے جو مسائل مستنبط ہوتے ان کا ذکر بھی دلنشین انداز میں فرماتے تو گویا کہ حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ اپنے اساتذہ کرام کے تفسیری انداز کے امین اور سب کے خصوصیات کے جامع تھے۔

دیگر خصوصیات دورہ تفسیر

مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے دورہ تفسیر میں کچھ اس طرح کی دیگر خصوصیات پائی جاتی ہیں جو کہ دوسرے مفسرین کے دروس میں مجموعی طور پر ان کی مثالیں بہت کم ہی مل سکتی ہیں اور پورے بسط وتفصیل کے ساتھ ان کو لکھ کر ہر خاص وعام کے سامنے حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کے دروس سے ان کی مثالیں بھی پیش کی جاسکتی ہیں لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت ہی کم سطور میں ان کو نمبروار لکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ قاری کو ان کے پڑھنے میں آسانی ہو اور ساتھ ہی ان موتیوں جیسے خصوصیات دورہ تفسیر اور مضامین وفوائد کا اندازہ بھی ہو جائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت، عقیدہ آخرت، بعثت انبیاء کا مقصد اور انبیاء کا ذکر خیر دل موہ لینے والے انداز میں بیان کیا کرتے تھے۔

(۲) تاریخی حوالوں کے ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعین کے احوال اور واقعات کا تذکرہ انتہائی عقیدت واحترام سے کیا کرتے تھے۔

(۳) آیات کی تفسیر، تفسیر القرآن بالقرآن، بالحدیث اور باقوال الصحابہ والتابعین کے التزام کے ساتھ ساتھ اقوال مفسرین بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔

(۴) سورۃ کے شروع میں خلاصہ سورۃ اور اس کے مقصد وموضوع کا تذکرہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے طرز پر بیان کرتے تھے۔

(۵) الفاظ کے لغوی معنی بیان کرنے کے ساتھ بطور استشہاد قدیم عربی ادب الادب الجاهلیه کے اشعار پیش کرتے ہوئے وضاحت فرماتے تھے۔

(۶) صرف ونحو کے مسائل کے دقیق نکات اور ترکیب واجراء سے آیات کے مفہوم کی خوب وضاحت کر کے ان علوم کے اہمیت کی طرف بھی متوجہ کرلیا کرتے تھے۔

(۷) حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ چونکہ بذات خود جغرافیہ سے واقف ہیں اور ارض القرآن کا نزدیک سے مشاہدہ کر چکے ہیں اس لئے تاریخی ومقامات کی وضاحت دلنشین انداز وپیرایہ میں کر کے ان کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔

(۸) آیات وعد کے ذکر کے ساتھ دعا اور آیات وعید کے ذکر کے ساتھ پناہ مانگنے کا خصوصی اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرلیا کرتے تھے۔

(۹) تفسیر کے دوران ایک خاص کیفیت کے ساتھ جگہ جگہ الحاح وزاری اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعا فرمانے کا اہتمام کرتے جس سے قلوب نرم ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

(۱۰) انتہائی شفقت بھرے انداز میں طلبہ کی تشحیذ اذہان کے لئے ان سے استفسار اور ان کے پوچھے گئے سوالات کا اچھوتے انداز میں جوابات دیا کرتے تھے۔

(۱۱) تفسیر اور مسائل فقہیہ میں افراط وتفریط سے بچ کر، حد درجہ صحت واعتدال کا لحاظ فرمایا کرتے تھے اور علماء دیوبند کے مسلک حق کے ترجمانی کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔

(۱۲) بعض اوقات فرق باطلہ پر انتہائی مدلل انداز میں حکمت وبصیرت کے ساتھ رد فرمایا کرتے تھے تاکہ باطل عقائد ونظریات کی اصلاح کا فریضہ ادا ہوسکے۔

(۱۳) انتہائی ناصحانہ، مشفقانہ، اور مخلصانہ انداز میں دروس قرآن کو عام کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے تاکہ مسلمان اللہ کی کتاب سے آگاہ ہو اور ہر مسلمان کا اس کے ساتھ والہانہ عقیدت اور تعلق ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث اور دینی علوم کی خدمت کے لئے قبول فرمائے (آمین یا الٰہ العالمین)